NJESR/Feburary2019/Vol-1/Issue-2 E-ISSN-2582-5836

DOI-10.53571/NJESR.2019.1.2.13-20
{Received:15 January 2019/Revised: 20 January 2019/Accepted: 28 January 2019/Published: 2 February 2019}

۱

ڈاکٹراسماء عزیز

صدر شعبۂ اُردو

ایم.ایچ. پوسٹ گریجویٹ کالج، مُرادآباد

فرہنگ

لفظ فرہنگ فارسی زبان کا لفظ ہے۔لغت میں جس کے ایک معنی کتاب علم ودانش کے لکھے ہیں بعض لغتوں میں اس کے ایک اور معنی کتاب لغات فارسی کے بھی ملتے ہیں۔چنانچہ موید الفضل اء میں شیخ محمد لاد نے اس لفظ کی وضاحت کرتے ہوئے لکھا ہے کہ

فرہنگ: ''ادب ودانش وبزرگی ونیز کتابی درعلم لغت واکثر فارسی باشد''

اس وضاحت کے آخری حصّے ''واکثر فارسی باشد'' سے یہ بات بھی مستنبط ہوتی ہے کہ فارسی کے علاوہ بھی کسی زبان کی لغت کو فرہنگ کہا جاسکتا ہے لیکن فارسی کی دوسری مستند لغت سے اس امر کی تصدیق نہیں ہو پاتی ہے مثلاً ''لغت نامہ دہخدا'' از علی اکبر دہخدا میں جہاں اس لفظ کی تشریح کی گئی ہے وہاں کوئی ایسا اشارہ نہیں ملتا ہے کہ فارسی کے علاوہ کسی دوسری زبان کی لغت کو فرہنگ کہا جاسکتا ہے۔

بہرکیف اس لحاظ سے فارسی کی مستند لغات میں فرہنگ ساز کے معنی دانش مند وخردمند اور فرہنگ داں کے معنی عالم اور دانش مند کے ملتے ہیں۔اسی مادہ کا دوسرا لفظ فرہنج ہے جس کے معنی ''لغت نامہ دہخدا'' اور ''برہان قاطع'' دونوں میں علم و دانش کے علاوہ کتاب لغات فارسی بھی لکھے ہیں لیکن ہمارے زمانے میں اردو کتاب لغت کے لیے بھی لفظ فرہنگ استعمال ہونے لگا ہے۔چنانچہ سراج الدین علی خاں آرزو کی لغت ''نوادر الالفاظ'' مرتبہ ڈاکٹر سید عبداللہ (انجمن ترقی اردو پاکستان کراچی ۱۹۵۱) کے مقدمے میں ڈاکٹر سید عبداللہ نے لکھا ہے

''اردو میں فرہنگ نویسی کا باقاعدہ آغاز عہدِ عالم گیری میں ہوتا ہے چنانچہ اردو کا قدیم لغت غرائب اللغات اسی زمانے میں لکھا جاتا ہے''

اس طرح لفظ فرہنگ کی تشریح وتعبیر کے وقت فارسی لغت نویسوں نے جو دائرے کھینچ رکھے تھے وہ ٹوٹ پھوٹ گئے اور اس کو فارسی کے علاوہ اردو لغت کے لیے بھی استعمال کیا جانے لگا۔''مہذّب اللغات'' میں اس لفظ کی تشریح اس طرح کی گئی ہے۔

فرہنگ: فارسی زبان کا لغت۔فارسی زبان کی ڈکشنری۔کچھ عرصہ سے اردو لغتوں کے

لیے بھی لفظ فرہنگ استعمال ہونے لگا ہے جیسے فرہنگ آصفیہ اور فرہنگ اثر وغیرہ۔

انگریزی میں لغت (Dictionary) اور فرہنگ (Glossary) کو کبھی کبھی مترادف کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ثبوت کے طور پر ادبی اصطلاحات کی دو مستند کتابوں کے نام پیش کیے جاسکتے ہیں۔

(1) DICTIONARY OF LITERARY TERMS BY HARRY SHAW
MC GRAW HILL BOOK COMPANY,NEW DELHI-1972

(2) A GLOSSARY OF LITERARY TERMS BY M.H. ABRAMS
MC MILLAN INDIA LIMITED, MADRAS 1986.

ان معروضات سے جو باتیں مستنبط ہوتی ہیں وہ اس طرح ہیں:

(۱) اکثر لغت نویس لفظ فرہنگ کو ڈکشنری کے ہم معنی خیال کرتے ہیں۔

(۲) بعض لغت نویس اسے فارسی لغت تک محدود رکھتے ہیں۔

(۳) اس لفظ کو کبھی کبھی اردو لغت کے لیے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

(۴) فرہنگ اور لغت ہم معنی الفاظ ہیں۔

فرہنگ اور لغت میں فرق

مذکورہ بیانات سے یہ نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ فرہنگ اور لغت ہم معنی الفاظ ہیں اور دونوں ایک دوسرے مترادف کے طور پر استعمال کیے جاسکتے ہیں لیکن حقیقت اس کے خلاف ہے۔فرہنگ اور لغت کے معنی ومفہوم اور دائرہ کار میں فرق ہے۔عام لغت میں کسی زبان کے تمام الفاظ ومحاورات شامل کر لیے جاتے ہیں اور ان کے معنی اس انداز سے درج کیے جاتے ہیں کہ لفظ کے بدلے لفظ رکھ دیے جاتے ہیں اور کبھی کبھی تنوع ظاہر کرنے کی غرض سے اشعار سے اسناد کیا جاتا ہے لیکن الفاظ کی تشریح وتوضیح اور قواعد سے کم سروکار رکھا جاتا ہے۔خاطر نشان رہے کہ ابتداء میں لغت سے مراد ایسی کتاب لغت ہوتی تھی جس میں کسی زبان کے ثقیل، دقیق اور غریب الفاظ کے معنی اس زبان کے آسان لفظوں میں یا کسی دوسری زبان میں دیے گئے ہوں لیکن بعد میں لغت نویسی با قاعدہ ایک فن بن گئی اور اس کے اصول وضوابط متعین کیے گئے۔جدید اصولوں کی روشنی میں ڈاکٹر مسعود ہاشمی لغت کی تعریف ان لفظوں میں کرتے ہیں:

"لغت توضیحی لسانیات کی وہ شاخ ہے جس میں زبان کے الفاظ، محاورات، ضرب

المثال،فقرے اور دیگر مرکبات کو کسی منطقی (ہجائی) ترتیب سے درج کیا گیا
ہو،ان کی لغوی ومعنوی وضاحت اسی یا کسی دوسری زبان میں کی گئی ہواوراندراج کے
تلفظ،ماخذلسانی اصل،قواعدی نوعیت اور ادبی حیثیت کی بھی نشاندہی کی گئی ہو"
ہیئت وموضوع کے اعتبار سے لغت کی تین موٹی قسمیں کی جا سکتی ہیں۔

(۱) عام لغت
(۲) موضوعاتی لغت
(۳) مخصوص لفظیات پر مشتمل لغت

موخرالذکر دونوں لغات کوفرہنگ کے خانے میں رکھنا چاہیے کیوں کہ ان میں مخصوص موضوعات سے متعلق مخصوص لفظیات کی تشریح وتوضیح کی جاتی ہے۔ان میں شامل الفاظ وتراکیب مخصوص معنی کے حامل ہوتے ہیں اس لیے وہ اصطلاحات کا درجہ رکھتے ہیں۔عام طور پرفرہنگ میں کسی مخصوص زاویے سے الفاظ،محاورات،مصطلحات،متروک الفاظ اور تلمیحات منتخب کیے جاتے ہیں اوران کی مکمل تشریح مع اعراب اور تحقیق قواعد کی جاتی ہے۔ڈاکٹرمحمد ضیاءالدین فرہنگ کی تعریف اوردائرہ کار کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں

> ''موجودہ دور میں لفظ فرہنگ محض ڈکشنری یا کتاب لغت کے معنوں میں استعمال نہیں ہوتا بلکہ ایسی لغت کے لیے استعمال ہوتا ہے جس میں لغت نویسی کے تکے بند ھے اصول سے قدرانحراف کرکے زیادہ وسعت اور جامعیت سے کام لیا جاتا ہو۔اسطرح یہ خالس کتاب لغت کی حدود سے تجاوز کرکے انسائیکلو پیڈیا کی سرحد میں داخل ہو جاتی ہے لیکن مکمل طور پر داخل نہیں ہو پاتی اور ڈکشنری وانسائیکلوپیڈیا کے درمیان کی کڑی بن جاتی ہے۔
> اکثرفرہنگ نویسوں نے لفظ فرہنگ کے معنی علم و دانش،ادب اور بزرگی کے بھی لکھے ہیں۔ان سے ایک بڑے اہم پہلو کی جانب نشاندہی ہوتی ہے اگر ہم ان دونوں معنی میں ربط قائم کردیں اور کتاب لغات فارسی سے توسیع دیکر کتاب علم و دانش اور ادب وحکمت کردیں تو یہ موجودہ فرہنگ کے مفہوم سے قریب تر ہو جائیں گے''

انگریزی میں فرہنگ (GLOSSARY) کی تعریف ان لفظوں میں کی گئی ہے

"A LIST OF TECHNICAL OR SPECIAL WORDS, ESPECIALLY THOSE IN PARTICULAR TEXT,EXPLAINING THEIR MEANINGS" ڈاکٹر مسعود ہاشمی فنِ لغت نویسی کے ماہر ہیں۔ فنِ لغت نویسی اور اس کے اصول وضوابط پر ان کی کئی کتابیں منظرِ عام پر آ کر علمی حلقوں سے داد حاصل کر چکی ہیں۔ ڈاکٹر صاحب لغت اور فرہنگ میں امتیاز کرتے ہوئے فرہنگ کی تعریف اس طرح کرتے ہیں

> ''فرہنگ میں عام طور پر کسی زبان کے تمام یا عام الفاظ کے بجائے صرف مخصوص کیفیت یا تصور کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ گویا ایک لحاظ سے فرہنگ کسی ایسی مخصوص لغت کو کہا جا سکتا ہے جس کے مشمولات کسی نہ کسی معنوی توسیع کے حامل ہوتے ہیں۔ فرہنگ میں شامل اندراج کے تمام قدیم وجدید معانی کی بجائے صرف وہی معنی دیے جاتے ہیں جن کے لیے مخصوص طور پر استعمال کیا جاتا ہے دوسرے لفظوں میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ فرہنگ کے اندراجات کے لغوی، محاوراتی یا عرفی معانی سے بحث نہ کر کے اس کے کسی مخصوص مرادیا متعلقہ معنی پر ہی روشنی ڈالی جاتی ہے جبکہ عام لغت میں اندراجات کے تمام (لغوی، عرفی، محاوراتی، قدیم، متروک اسطلاحی وغیرہ) معانی دیے جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اصطلاحی لغات (مصطلحات) کو بھی فرہنگ کے ہی زمرے میں رکھا جاتا ہے۔ یہاں یہ بات بھی واضح رہے کہ فرہنگ کے برخلاف عام لغت میں حتی الوسع زبان کے تمام ذخیرۂ الفاظ کو شامل کیا جاتا ہے۔ جبکہ فرہنگ کسی مخصوص موضوع یا شاعر یا ادیب کے ذریعے استعمال شدہ لفظیات یا کسی کتاب میں استعمال شدہ الفاظ تک ہے محدود رہتی ہے''

ان تشریحات سے معلوم ہوتا ہے کہ فرہنگ اور لغت کے دائرہ کار میں نمایاں فرق ہے۔ عام طور پر عام لغت میں تمام الفاظ قدیم وجدید، مستعمل ومتروک سب کو شامل کر لیا جاتا ہے اور الفاظ کے معنی لکھ دیے جاتے ہیں اور کبھی کبھی تلفظ کی نشاندہی بھی کر دی جاتی ہے جبکہ فرہنگ میں شامل ہونے والے الفاظ میں اتنی عمومیت اور وسعت نہیں ہوتی ہے

۔اس میں کسی مخصوص نقطہ نظر سے الفاظ کو منتخب کر کے شامل کیا جاتا ہے اور اسی زاویے سے ان کی تشریح و توضیح کی جاتی ہے چنانچہ فارسی ادبیات کی تاریخ میں ایسی لغات کا سراغ ملتا ہے جن کی مشمولات میں صرف شاعری سے متعلق الفاظ و محاورات ہیں اور اس قسم کی مخصوص لغات کو فرہنگ کہا جاتا تھا ۔اس قسم کی فرہنگ کو عام طور پر اشعار کی شرح سمجھا جاتا تھا اور ان کے مقصد بھی مخصوص شعراء کے کلام کی تفہیم میں مدد کرنا تھا ۔ڈاکٹر محمد ضیاء الدین انصاری نے "فرہنگ نظام" کے مؤلف آقا سید محمد علی کے حوالے سے لکھا ہے کہ فارسی میں کتب لغات بنیادی طور پر دو قسم کی ہوتی ہیں ۔ایک وہ جن میں مخصوص شاعری میں استعمال ہونے والے الفاظ شامل ہوتے ہیں اور جن کا مقصد مخصوص شعراء کے کلام کی تفہیم میں رہنمائی کرنا ہوتا ہے اور جن کی حیثیت مخصوص شعراء کے کلام کی شرح ہوتی ہے اور دوسرے وہ جن میں فارسی زبان کے تمام الفاظ شامل کر لیے جاتے ہیں اور جن میں معنی کی وضاحت کے لیے اشعار سے اسناد کیا جاتا ہے ۔پہلی قسم کی لغت کے لیے فرہنگ کا لفظ استعمال ہوتا ہے عام طور پر فرہنگ نویسوں کی توجہ کا مرکز شاعری رہی ہے اور اگر کبھی انھوں نے اس دائرہ سے نکل کر نثر کی طرف قدم بڑھایا ہے تو معروف الفاظ کے بجائے صرف متروک الفاظ کو قابلِ توجہ سمجھا ہے "فرہنگ نظام" کے مؤلف آقا سید محمد علی اس ذیل میں لکھتے ہیں

"پس معلوم شد ہر چہ فارسی نوشتہ برای اشعار بودہ و اگر فرہنگ نویسی با تتبیع نثری
بہ نثر و انشاء داشتہ برای الفاظ متروکہ نثر بودہ نہ الفاظ مستعمل و تکلمی آں"

فرہنگ نویسی کا کم و بیش یہی انداز یورپی زبانوں میں بھی ملتا ہے ۔لاطینی ،یونانی ،جرمن ،رومن اور انگریزی زبانوں میں اس کے ابتدائی نقوش ملتے ہیں ۔لاطینی زبان میں لغت نویسی کی ابتداء ان لاطینی الفاظ کی فہرست کی شکل میں ہوئی ہے جسے گلاس (GLOSS) کہا جاتا تھا ۔گلاسری (GLOSSARY) اسی گلاس سے مشتق ہے جس کا مطلب فہرست الفاظ ہوتا تھا ۔لاطینی کتابوں کا مطالعہ کرنے والے حاشیوں پر ثقیل اور نا قابل فہم الفاظ نوٹ کر لیتے تھے اور ان کے معنی آسان لاطینی یا اپنی مادری زبان میں لکھ لیتے تھے ۔حاشیہ ہر معنی کے ساتھ لکھے ہوئے ان الفاظ کی فہرست کو ہی گلاس (GLOSS) کہا جاتا تھا ۔لاطینی زبان کی سب سے پہلی لغت پہلی صدی قبل مسیح میں FLACCUS MARCUS VERRIUS میں مدوّن کی جو اپنی نوعیت اور اہمیت کے لحاظ سے سب سے پہلی تخلیق ہونے کے علاوہ بہت سے قدیم علوم کا ذخیرہ بھی ہے ۔لاطینی زبان کی سب سے پہلی لغت جس میں ہجی ترتیب کا التزام رکھا گیا پانچویں صدی یا چھٹی صدی عیسویں میں کسی وقت NONIUS MARICELLUS کی مدون کردہ ہے ۔اس میں لاطینی

ڈراموں کے بہت سے اقتباسات محفوظ کردیے گئے ہیں۔۲۵۰ قبل مسیح کی یونان کی ایک قابل ذکر شخصیت آتھینز (AUTHNEUS) کی ہے جس سے کم وبیش ۳۵ رفرہنگیں منسوب کی جاتی ہیں۔اس کا بنیادی مقصد الفاظ کی تشریح و توضیح کرنا تھا۔دوسری قابلِ ذکر شخصیت زندوتس (ZENDOTUS) کی ہے جس نے یونانی رزمیہ شاعری ہومر (HOMER) کی مشہور نظموں ایلیڈ اور آڈیسی میں مستعمل غیر معروف الفاظ کی تشریح وتعبیر GLOSSARY HOMERIKA کے نام سے کی۔اس کا شاگرد رشید ARISTOPHANES نے PERO-LEXICAN کے نام سے ایک فرہنگ ترتیب دی جس کا شمار آج بھی اہم ترین فرہنگوں میں ہوتا ہے ۔رابرٹ کاڈرے (ROBERT CAUDDREY) کی تدوین کردہ A TABLE ALPHABETICAL کو انگریزی کی سب سے پہلی با قاعدہ لغت مانا جاتا ہے جو پہلی بار ۱۶۴۰ء میں لندن سے شائع ہوئی۔اس میں عبرانی ،یونانی ، لاطینی الاصل انگریزی کے ادق اور خلافِ معمول مستعمل الفاظ کے صحیح استعمال اور تفہیم پر روشنی ڈالی گئی تھی۔عام قاعدے کے بموجب اس میں صرف مشکل الفاظ کو ہی شامل کیا گیا تھا۔آسان اور عام فہم الفاظ کو اس خیال سے نظر انداز کر دیا گیا تھا کہ اس کے معنی اور مفاہیم سے سب واقف ہیں یہی صورت جان بلا کر کی لغت N ENGLISH EXPOSITER (۱۶۱۶ء) اور ENGLISH DICTIONARY (۱۶۲۳ء) کی ہے۔جان ملٹن (JOHN MILTON) کے بھائی ایڈورڈ فیلپس (EDWARD PHILLIPS) نے ۱۶۵۸ء میں (NEW WORLDS OF ENGLISH WORDS) کے نام سے ایک فرہنگ ترتیب دی۔اس میں انگریزی میں شامل ہونے والے لاطینی ،عبرانی ،یونانی اور فرانسیسی زبان کے الفاظ کی تشریح کی گئی ہے ۔ان کے علاوہ بائبل کی بے شمار فرہنگوں کا بھی سراغ ملتا ہے جن میں نامانوس اور غریب الفاظ کی تشریح وتعبیر کی گئی ہے ۔مذکورہ تمام کتابیں لغت کے دائرے سے نکل کر فرہنگ کے دائرے میں داخل ہو جاتی ہیں ۔

اس جائزے سے معلوم ہوتا ہے کہ فارسی میں فرہنگ اور مغربی زبانوں میں (GLOSSARY) کی نوعیت و ماہیت (SUBJECT DICTIONARY) کی ہے لیکن فارسی محققین ولغت نویس عام لغت کو بھی بلا جھجک فرہنگ قرار دیدیتے ہیں مثلاً فرہنگ نظام ،فرہنگ انجمن آرائی ناصری ،فرہنگ جہاں گیری ،فرہنگ رشیدی ،فرہنگ آنند راج وغیرہ۔

اقسام فرہنگ

ہیئت اور موضوع کے اعتبار سے فرہنگ کی مندرجہ ذیل قسمیں کی جاسکتی ہیں۔

(۱) شخصی فرہنگ:۔کسی شاعر یا ادیب کے کلام میں استعمال ہونے والے الفاظ، محاورات، اصطلاحات، امثال وغیرہ کے کتابی شکل میں یکجا کیے مجموعے کو شخصی فرہنگ کہا جاتا ہے۔

(۲) کتابی فرہنگ:۔کسی ایک کتاب میں استعمال شدہ تراکیب، محاورات، تلمیحات، اصطلاحات وغیرہ کے مجموعے کو کتابی فرہنگ کہا جاتا ہے۔

(۳) موضوعاتی فرہنگ:۔کسی مخصوص موضوع یا مضمون سے متعلق اصطلاحات ولفظیات کے مجموعے کو موضوعاتی فرہنگ کہتے ہیں۔

(۴) اصطلاحی فرہنگ:۔کسی مخصوص فن وعلم پیشہ وسند کی اصطلاحات کے مجموعے کو اصطلاحی فرہنگ کہا جاتا ہے۔

(۵) محاوراتی فرہنگ:۔یہ فرہنگ صرف محاورات، ان کے معانی اور استعمال تک ہی محدود رہتی ہے اس میں توضیحی، تاریخی اور تقابلی فرہنگ کی کوئی صفت یا تمام ہی صفات موجود ہوسکتی ہیں۔محاورے زبان کی روح ہوتے ہیں اس لیے تشریحی لغت میں ان کے معانی اور استعمال کو واضح کیا جاتا ہے۔تاریخی لغت میں ان کی تاریخی حیثیت سے بحث کی جاتی ہے کہ فلاں محاورہ کس زبان سے اور کب داخل ہوا ہے اور بنیادی یا لغوی طور پر کن معانی پر دلالت کرتا ہے۔اس کے معانی میں کہاں تک توسیع ہوتی ہے۔

(۶) تقابلی فرہنگ:۔اس طرح کی فرہنگ میں دوسری زبان کے ہم معانی محاورات کو پیش کیا جاتا ہے تاکہ ان کی صحیح طور پر وضاحت ہوسکے۔کسی ایک محاوراتی فرہنگ میں بھی محاورات کی ان تینوں یعنی تاریخی، تقابلی اور تشریحی جہتوں کی نشاندہی کی جاتی ہے۔

(۷) فرہنگ امثال:۔محاورات ہی طرح ضرب الامثال کو بھی زبان میں کافی اہم مقام حاصل ہے۔فرہنگ محاورات کی طرز پر ضرب الامثال (کہاوتوں) کی بھی فرہنگ ہوتی ہے۔عام طور پر ضرب الامثال کی فرہنگوں کو محاورات کی فرہنگوں پر محمول کیا جاتا ہے۔

حواشی حوالے

۱۔ بحوالہ مقدمہ اردو مثنوی کی فرہنگ از ڈاکٹر محمد ضیاء الدین انصاری۔ لبرٹی آرٹس۔ نئی دہلی ۱۹۹۸ء صفحہ۔ ۷

۲۔ ڈاکٹر سید عبداللہ۔ مقدمہ نوادر الالفاظ۔ ۱۹۵۱ء صفحہ۔ ۵

۳۔ ڈاکٹر سید عبداللہ۔ مقدمہ نوادر الالفاظ۔ ۱۹۵۱ء صفحہ۔ ۵

۴۔ پروفیسر مسعود حسین خاں، مقدمہ۔ دکنی اردو کی لغت۔ آندھرا پردیش ساہتیہ اکادمی۔ حیدرآباد ۱۹۶۹ء صفحہ۔ ۵

۵۔ مولانا عبدالرشید نعمانی۔ مقدمہ لغات القرآن جلد اول۔ ندوۃ المصنفین دہلی۔ ۱۹۵۷ء۔ ۴

۶۔ حکیم غلام جیلانی۔ پیش لفظ مخزن الجواہر۔ مرکنٹائل پریس (لاہور) ۱۹۲۳ء۔ ۴

۷۔ مولوی وحیدالدین سلیم۔ پیش لفظ۔ وضع اصطلاحات۔ مطبع مسلم یونیورسٹی علی گڑھ۔ ۱۹۲۱ء۔ صفحہ۔ ۴

۸۔ ڈاکٹر شریف احمد قریشی۔ پیش لفظ فرہنگ فسانۂ آزاد اور اس کا عمرانی و لسانی مطالعہ۔

۹۔ HARRY SHAW DICTIONARY OF LITERAY TERMS, M'C.
GRAW HILL BOOK CO.
NEW DELHI-1972

۱۰۔ M.H. ABRAMS: A GLOSSARY OF LITERARY TERMS, M.C.
MILLAN, INDIA LTD.
MADRASS - 1986

۱۱۔ OXFORD UNIVERSITY PRESS, OXFORD ADVANCED
LEARNER'S DICTIONARY OXFORD UNIVERSITY PRESS-2000

۱۲۔ FORBES, DUNCAN, A DICTIONARY U.P. URDU ACADEMY
LUCKNOW - 1986

۱۳۔ PLATTS, JOHN A DICTIONARY OF URDU ENGLISH
CLASSICAL HINDI AND
U.P. URDU ACADEMY LUCKNOW - 1984